آسان نماز



نیو سلور بک ایجنسی - ۱۴۱ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

روزِ محشر کہ جاں گداز بُود
اوّلیں پرسش نماز بُود

آسان نماز مکمّل

نماز کی یہ کتاب نہایت آسان طریقے سے لکھی گئی ہے
تاکہ بچّے اور کم پڑھے لکھے لوگ بڑی آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں

(حسبِ فرمائش)

سیّد محمّد حسین

نیو سلور بُک ایجنسی
وزیر بلڈنگ کمپاؤنڈ
بھنڈی بازار بمبئی ۳

گذارش: عرصہ دراز سے اربابِ شوق کی فرمائش تھی کہ نماز کے متعلق ایک ایسی کتاب آسان طریقہ پر لکھی جائے جسے بڑے اور بچے بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں لہذا آپ کے سامنے یہ کتاب "آسان نماز" پیش کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

فہرست مضامین آسان نماز مترجم

انگلی کانوں کے سوراخ میں ڈال کر انگوٹھا کان کے چاروں طرف گھمادے پھر گردن پر اُلٹے ہاتھ پھیرے پھر داہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی اُلٹی طرف خلال کرتا ہوا کہنی تک لے جائے پھر کہنی سے سیدھی طرف واپس ہوئے اور اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ختم کرے پھر اسی طرح سے داہنے ہاتھ میں کرے اس کے بعد داہنے پیر[1] کو تین مرتبہ دھوئے پھر اسی طرح بائیں پیر کو تین مرتبہ دھوئے۔

اب آپ کا وضو مکمّل ہو گیا۔

وضو میں فرض کیا کیا ہیں؟

اوّل پورے مُنہ کا دھونا یعنی پیشانی سے لے کر داڑھی کے نیچے اور کان کی لَو تک، دوسرے ہاتھ کہنیوں تک دھونا۔ تیسرے چوتھائی سَر کا مسح کرنا۔ چوتھے پیر ٹخنوں تک دھونا۔

وضو میں سُنّت کیا کیا ہیں؟

۱۔ نیّت کرنا۔ ۲۔ زبان سے پوری بسم اللہ پڑھنا۔ ۳۔ پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا۔ ۴۔ ہاتھوں کی اُنگلیوں میں خِلال کرنا۔ ۵۔ مسواک کرنا۔ ۶۔ تین بار کلّی کرنا۔ ۷۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۸۔ ہر عضو تین بار دھونا۔ ۹۔ ترتیب وار

---

[1] اگر نماز کے لئے وضو کیا ہے تو پیر بھی دھوئے اور غسل کے لئے وضو کیا ہے اور ایسی جگہ ہے جہاں کیچڑ بھرا ہوا ہے تو بعد غسل پیر دھوئے۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

طریقہ وضو!

قرآن پڑھنے یا عبادت کرنے کی غرض سے وضو کرنا لازمی ہے لیکن اگر نجاست کی حالت میں ہو تو غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور ایسی صورت میں غسل سے پہلے بعد طہارت کے وضو کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے پہلے وضو کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ناپاکی اور نجاست والے مقام کو اچھی طرح مَل مَل کر دھونا چاہیئے۔ پھر کسی پاک برتن میں خواہ وہ مٹّی ہی کا کیوں نہ ہو پانی لے کر بیٹھے اور بسم اللہ کہکر پہلے تین مرتبہ گٹّوں تک ہاتھ اور انگلیوں کا خلال کرے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے (ہر مرتبہ نئے پانی سے کلّی کرے) اور دانتوں کو صاف کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلیوں ہی سے دانت صاف کرے۔ تاکہ کوئی ریشہ وغیرہ کھانے کا دانتوں میں بھرا نہ رہ جائے۔ سیدھے ہاتھ سے تین بار نرم جگہ تک ناک میں پانی پہنچائے ہر مرتبہ نیا پانی لے اور اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرے اور ہاتھ دھوڈالے۔ پھر تین مرتبہ ہاتھ میں پانی لے کر ماتھے سے داڑھی اور کان کے پیچھے کی لَو تک دھوئے)

اگر داڑھی گھنی ہو تو پانی اس کی جڑوں تک پہنچاوے تاکہ کوئی جگہ سُوکھی نہ رہ جائے۔ داہنے اور بائیں ہاتھ کی کہنیوں تک دھوئے اور تین مرتبہ پانی بہائے۔ اگر ہاتھ کی اُنگلی میں چھلّا یا انگوٹھی ہے یا ہاتھ میں چوڑیاں وغیرہ پہنے ہے تو اس کو اچھی طرح گھمادے تاکہ ہر جگہ پانی پہونچ جائے۔ کوئی سُوکھی جگہ نہ رہ جائے۔ پھر پورے سر کا مسح[1] کرے اور دونوں ہاتھ کی کلمہ والی

---

[1] مسح مُراد پانی کی تری پہونچانا

طریقۂ غسل

غسل تین چیزوں پر فرض ہوتا ہے۔ جماع، اخنلام یا کسی طریقے سے منی کا نکلنا۔ حیض، نفاس، پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر جہاں جہاں بدن پر نجاست یا ناپاکی لگی ہو اس کو دھوئے اور پاک کرے۔ اور استنجے کے مقام کو بھی اچھی طرح دھوکر پاک کرے اور غسل کی نیّت یوں کرے۔

اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ

نیت کرنے والے کو چاہیئے کہ جس قسم کا غسل ہو اُس کا نام بھی لے مثلاً اگر احتلام کا غسل ہو تو یوں کہے اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الِاحْتِلَامِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ۔ اور اگر اردو میں کہنا چاہے تو بھی درست ہے۔ نہانے سے پہلے یوں کہے۔ نیّت کرتا ہوں میں غسل کی تمام نجاستوں سے پاک ہونے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ پھر وضو شروع کرے۔ جنابت کی حالت میں سب سے پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر کپڑے اور جسم سے نجاست دُور کر کے وضو کرے اور جنابت کی حالت میں کلّی کے بجائے غرارہ کرے لیکن روزہ کی حالت میں غرارہ نہ کرے۔ اس کے بعد اپنے بدن پر تین مرتبہ پانی بہاوے۔ اس طرح کہ پہلے داہنے کندھے پر تین بار۔ پھر تین بار سر سے پانی بہادے اور بدن خوب ملے تاکہ کوئی جگہ پانی پہونچنے سے باقی نہ رہ جائے اور کھلی جگہ پر ننگے ہو کر نہ نہائے۔ مرد کو

عضو دھونا۔ ۱۰۔ پے در پے دھونا یعنی ایک عضو کو اتنی جلدی دھونا کہ دوسرے خشک نہ ہو جائیں۔ ۱۱۔ داڑھی کے اندر خِلال کرنا۔ ۱۲۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ۱۳۔ پاؤں کی انگلیوں کا خِلال کرنا۔

مُستحباتِ وضو کیا ہیں؟

(۱) قبلہ رُخ بیٹھنا (۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا (۳) لوٹا بائیں طرف رکھنا (۴) اونچی جگہ بیٹھنا (۵) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۶) ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا (۷) وقت سے پہلے معذور کو وضو کرانا (۸) انگوٹھی کو پھیرنا جب ڈھیلی ہو (۹) ہر عضو دھوتے وقت برکت حاصل کرنے کے لئے بسم اللہ کہنا (۱۰) وضو میں درود شریف پڑھنا (۱۱) گردن کا مسح کرنا (۱۲) دھونے میں اعضا داہنی طرف سے شروع کرنا (۱۳) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا (۱۴) اعضائے ماموره کا حدودِ مُعیّنہ سے زیادہ نہ دھونا وغیرہ (۱۵) غیر سے مدد نہ لینا، مگر معذور کے لئے درست ہے۔

(۱۶) بعد وضو کے اِنَّآ اَنزَلنَا اور کلمۂ شہادت پڑھنا۔

یہ مُستحبات وضو کے ہیں۔

غسل (یعنی طہارت) کس طرح کرنا چاہیئے۔؟

۳۔ احرام حج کے لئے ۴۔ عُمرہ کے لئے ۵۔ وقوفاتِ عرفات کیلئے

غسل میں کون کون سی چیزیں ہیں جن کے بغیر ناپاکی دُور نہیں ہوتی

تین چیزیں ہیں۔ اوّل مُنہ بھر کلّی کرنا، دوسرے ناک میں پانی ڈالنا اور تیسرے سارے بدن کا دھونا۔

سُنّتیں کیا ہیں؟

سُنّتیں دس ہیں۔ اوّل نیّت کرنا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا اور بسم اللہ پڑھنا۔ پھر شرمگاہ غسل سے پہلے دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر وضو کرنا۔ پھر تین بار سر اور تمام بدن پر پانی بہانا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہونچ جائے ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا۔

مُستحباتِ غسل کتنے ہیں؟

غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا بعد غسل کپڑے سے بَدن کو پونچھ ڈالنا اور باقی مستحبات وہی ہیں جو کہ وضو میں ہیں اور اگر بیمار ہو یا غسل سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کیا کرے۔؟

ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر چھپانا چاہیئے اور عورت کو گلے سے ٹخنوں تک تاکہ کسی دوسرے مرد یا عورت کی شرم اور پردے والی جگہ پر نظر نہ پڑے اور اس کو دیکھ نہ سکے اور اگر غسل خانے میں ہو تو وہاں کوئی ہرج نہیں چاہے جس طرح نہائے عورت کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو ان کا کھولنا ضروری نہیں لیکن پانی سارے بالوں کی جڑوں میں پہنچنا چاہیئے۔ اور اگر پانی نہ پہونچنے کا اندیشہ ہو تو بہتر ہے کہ بالوں کو کھول کر نہلائے اور اگر گندھے ہوئے نہ ہوں تو بالوں کو کھول کر نہانا چاہیئے اور اگر زیور وغیرہ پہنے ہوئے ہوں تو ان کو گھما کر ان کے نیچے کی جگہوں کو تر کر لیوے۔ تاکہ پانی ہر جگہ پہونچ جائے۔ اب نماز کے لئے دوسرا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

واجب غسل کون کون سے ہیں ؟

ایک میّت کا غسل زندہ پر واجب ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا حصّۂ بدن پر نجاست لگی لیکن اچھّی طرح یہ نہیں معلوم کہ نجاست کہاں کہاں لگی ہے تو اب سارے بدن کا غسل واجب ہے۔

سُنّت غسل کتنے ہیں ؟

پانچ ہیں۔ ۱۔ جمعہ کی نماز کے لئے
۲۔ عیدین کی نماز کے لئے۔

۴۔ اگر اس کے پاس صرف پینے بھر کا پانی ہو اور اس کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر میں وضو کر لوں گا تو میرے ساتھی اور جانوروں کو تکلیف ہو گی تو بجائے وضو کے تیمّم کرے۔

۵۔ آگ لگ جانے یا مال کے چوری چلے جانے کا خطرہ لاحق ہو

۶۔ کنواں موجود ہو لیکن اپنے پاس کوئی چیز پانی نکالنے کے لئے موجود نہ ہو۔

۷۔ پانی قیمت سے ملتا ہو یا گراں ملتا ہو۔ قیمت موجود نہ ہو۔

۸۔ عید کی نماز میں وضو ٹوٹ جائے اور یہ خوف ہو کہ اگر وضو کروں گا تو نماز جاتی رہے گی تب تیمّم کر لے لیکن وقتی نماز یا جمعہ کی نماز کے لئے یہ حکم نہیں یا نماز جمعہ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی تیمّم کرے لیکن جنازہ کے لئے ولی یا امام کو تیمّم کرنا جائز نہیں

وضو توڑنے والی چیزیں

وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۱۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُنھیں چیزوں سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے کسی چیز کا نکلنا مثلاً ریاح وغیرہ

۲۔ جسم کے کسی حصّے سے خون یا پیپ نکل کر بہنا۔

۳۔ ایسے سہارے سے سونا کہ اگر سہارا ہٹا دیا جائے تو وہ گر پڑے۔ منہ بھر قے آنا۔

طریقہ تیمّم

اوّل بسم اللہ پڑھ کر اپنے دل میں نیّت کرے کہ میں پاک ہونے کے لئے غُسل یا وضو کے بجائے تیمّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹّی پر جس پر تیمّم کرنا جائز ہو۔ جیسے مٹّی ہڑتال، ریت، پتھر، کنکر، چُونا، گیرو مُلتانی مٹّی، سُرمہ، گندھک، سیندھا نمک وغیرہ پر ہاتھوں کو مارے اور پھر پھونک دے پھر سارے مُنہ پر پھیرے پھر دوسری مرتبہ اسی طرح ہاتھوں کو مارے اور کہنیوں تک (جس طرح وضو میں مسح کرنے کے بعد انگلیوں کا خلال کیا تھا) پھیرے اور خیال رہے کہ جس طرح وضو میں کوئی جگہ باقی نہ رہے اُسی طرح تیمّم میں بھی کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔

اگر عورت کے ہاتھ میں چوڑی یا زیور وغیرہ ہو تو اس پر پھیرے تاکہ ہر جگہ ہاتھ پہنچ جائے اور اُنگلیوں میں خِلال کرے اور کلمۂ شہادت پڑھے۔

مسائلِ تیمّم

۱۔ بیماری میں نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو۔

۲۔ پانی مشکل سے ملتا ہو یعنی ایک کوس کا فاصلہ ہو۔

۳۔ نہانے کی ضرورت ہو اور پانی صرف اتنا ہی ملتا ہو کہ محض وضو کرسکے تو غسل کے لئے تیمّم کرے اور پانی سے وضو کرے۔

ان نمازوں کو سلسلہ وار پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے۔

فجر۔ پہلے ۲ رکعت سُنّت مؤکدہ پھر دو رکعت فرض اس طرح کل ۴ رکعت
ظہر۔ پہلے ۴ رکعت سُنّت مؤکدّہ پھر ۴ فرض پھر ۲ سُنّت مؤکدّہ پھر ۲ نفل کل ۱۲ رکعت
عصر۔ پہلے ۴ سُنّت غیر مؤکدّہ پھر چار فرض کل ۸ رکعت
مغرب۔ پہلے ۳ فرض پھر ۲ سنّت مؤکدّہ پھر ۲ نفل کل ۷ رکعت
عشاء۔ پہلے ۴ سُنّت غیر مؤکدّہ پھر ۴ فرض ۲ سُنّت مؤکدہ
پھر دو نفل پھر ۳ وتر واجب ۲ نفل کل ۱۷ رکعت
جمعہ۔ پہلے ۴ سُنّت مؤکدّہ پھر ۲ فرض پھر ۴ سُنّتِ مؤکدّہ
پھر ۲ سُنّتِ مؤکدّہ پھر ۲ نفل۔ کل ۱۴ رکعت

نقشہ شروع و ختم ہونے کا وقت نماز

فجر	فجر کا وقت صبح سویرے سورج نکلنے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے اور سورج نکلنے سے ۱۵ منٹ قبل تک رہتا ہے لیکن نماز ایسے وقت ادا کرے کہ اگر نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو دوبارہ پڑھی جا سکے۔
ظہر	ظہر کا وقت سورج جب پچھم کیطرف ڈھلنا شروع ہو جائے اُسی وقت سے شروع ہوتا ہے۔ جاڑے میں تقریباً ۱/۲ ۱ بجے اور گرمیوں میں ۱/۲ ۱ بجے تک رہتا ہے۔

۴۔ نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مار کر ہنسنا اگرچہ سہواً ہی ہو۔

۵۔ بیہوشی اگر نشہ سے ہو۔

۶۔ مباشرتِ فاحشہ یعنی دو شرمگاہوں کا درمیان میں بلا کچھ حائل کے مِل جانا اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی کیوں نہ ہو۔ پانچ فرض نمازوں کے نام مع تعدادِ رکعت علیٰحدہ علیٰحدہ تبلایئے۔

پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں ان کے نام مع تعدادِ رکعت جس میں آٹھویں دن جمعہ بھی فرض ہے۔ نقشۂ ذیل میں شامل ہیں۔

نقشہ اوقاتِ نماز مع تعدادِ رکعت

نماز اوقات	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	فرض	واجب	نفل	میزان رکعت	کیفیت
فجر	۲	X	۲	X	X	۴	قضا ہونے پر سورج نکلنے کے بعد سنت مؤکدہ بعد فرض ادا کریں۔
ظہر	۶	X	۴	X	۲	۱۲	قضا ہونے پر صرف ۴ رکعت فرض ادا کریں۔
عصر	X	۴	۴	X	X	۸	قضا ہونے پر صرف ۴ رکعت فرض ادا کریں۔
مغرب	۲	X	۳	X	۲	۷	قضا ہونے پر صرف ۳ رکعت فرض ادا کریں۔
عشاء	۲	۴	۴	۳	۴	۱۷	قضا ہونے پر صرف ۴ فرض اور ۳ وتر واجب ادا کریں۔
جمعہ	۱۰	X	۲	X	۲	۱۴	جمعہ نہ ہونے پر ظہر کی نماز ادا کریں۔

عید الفطر	عید الفطر کا وقت اِشراق سے شروع ہوتا ہے یعنی جب سورج نکلتا ہے اور سوا نیزے کے اوپر ہو جاتا ہے تب سے لے کر زوال کے قبل تک رہتا ہے۔
عید الضحیٰ	عید الضحیٰ کا وقت بھی مثل عید الفطر کے ہے لیکن اس زمانے میں جلدی کرنا چاہیئے تاکہ قربانی کرنے میں زیادہ دیر نہ ہو جائے۔

نقشۂ ترکیب نماز سُنّت

نیّت سنّت مؤکدہ	نیّت کی میں نے دو رکعت یا ۴ رکعت نماز پڑھنے سُنّتِ مؤکدہ واسطے اللہ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ نوٹ :۔ اس میں وقت کی ضرورت نہیں۔
نیّت سنّت غیر مؤکدہ	نیّت کی میں نے ۲ رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے سُنّت غیر مؤکدہ واسطے اللہ تعالےٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر نوٹ :۔ اس میں بھی وقت کہنے کی ضرورت نہیں
نیّت نفل	نیّت کی میں نے دو رکعت نفل پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر نوٹ: اس میں بھی وقت کہنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

عصر	عصر کا وقت تیسرے پہر ہوتا ہے۔ گرمیوں میں تقریباً ۴½ بجے سے شروع ہوتا ہے اور سورج کے غروب ہونے کے کچھ پہلے تک رہتا ہے لیکن جب دھوپ پیلی ہو جائے تب مکروہ ہو جاتا ہے۔ اور جاڑوں میں ۳¾ بجے سے شروع ہوتا ہے۔
مغرب	مغرب کا وقت سورج چھپتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور پچھم میں سفیدی رہنے تک باقی رہتا ہے۔
عشاء	پچھم کیطرف سورج چھپنے کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے۔ اس کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے ایک تہائی رات مستحب وقت ہے اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔
جمعہ	جمعہ کا وقت مثل ظہر کے ہے۔ بعد زوالِ آفتاب شروع ہوتا ہے اور ڈھائی یا پونے تین بجے دن تک رہتا ہے۔

مغرب	نیّت کی میں نے تین رکعت نماز فرض پڑھنے کی، واسطے اللہ کے وقتِ مغرب، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔
عشاء	نیّت کی میں نے ۴ رکعت نماز فرض پڑھنے کی، واسطے اللہ کے، وقت عشاء، مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔
وتر واجب	نیّت کی میں نے ۳ رکعت نماز وِتر واجب پڑھنے کی، اس رات کے، واسطے اللہ کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔
جمعہ	نیّت کی میں نے ۲ رکعت نماز فرض جمعہ پڑھنے کی اُترنے فرض ظہر کے، واسطے اللہ کے، مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر
تراویح	نیّت کی میں نے ۲ رکعت نماز سُنّت تراویح پڑھنے کی واسطے اللہ کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔
عید الفطر	نیّت کی میں نے ۲ رکعت نماز عید الفطر واجب مع چھ زائد تکبیروں کے پڑھنے کی، واسطے اللہ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔
عید الضحیٰ	نیّت کی میں نے ۲ رکعت نماز عید الضحیٰ واجب مع چھ زائد تکبیروں کے پڑھنے کی واسطے اللہ کے، مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔

مؤکدّہ اور غیر مؤکدّہ کا کیا مطلب ہے؟

سُنّتِ مؤکدّہ وہ عبادت ہے جو ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو کرنے کی ہدایت کی جس کے کرنے سے ثواب اور نہ کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

سُنّتِ غیر مؤکدّہ وہ عبادت ہے جو ہمارے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور صحابۂ کرامؓ نے کی اور کبھی ترک کردی اور نہ اس کو کرنے کی اپنی اُمّت کو ہدایت کی جس کے کرنے میں ثواب ہے اور نہ کرنے میں کچھ گناہ نہیں۔

اب آپ فرض نماز کی نیّت کا نقشہ مع اوقات کے ملاحظہ فرمائیے

	نقشہ نیّت فرض نماز وغیرہ	
فجر	نیّت کی میں نے دو رکعت نماز فرض پڑھنے کی واسطے اللہ کے وقت فجر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر	
ظہر	نیّت کی میں نے ۴ رکعت نماز فرض پڑھنے کی واسطے اللہ کے وقت ظہر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔	
عصر	نیّت کی میں نے ۴ رکعت نماز فرض پڑھنے کی واسطے اللہ کے وقت عصر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔	

جب یہ دو کلمے ادا کرے تو مؤذّن کو چاہیئے کہ داہنے بائیں منہ پھیرتے وقت سینہ اور پاؤں قبلہ سے نہ پھرنے پائیں صرف گردن گھومے اور فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد مندرجہ ذیل کلمے دوبار کہے۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط
نماز سونے سے بہتر ہے — نماز سونے سے بہتر ہے
اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد تکبیر میں یہ کہے
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط
یقیناً نماز قائم ہو گئی — یقیناً نماز قائم ہو گئی
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اذان سننے والوں کو چاہیئے کہ اذان کے لفظوں کو دہرا دیں یعنی جیسے مؤذّن کہے اسی طرح سننے والا بھی کہے لیکن جب مؤذّن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا اس کے جواب میں صلّی اللہ علیہ وسلّم کہے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا اور جب اذان ہو رہی ہو تو بات چیت نہ کرے، نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے۔ اگر کوئی آدمی کہیں جا رہا ہو اور راستے میں اذان سنے تو کھڑے ہو کر اذان کے

یہ نیّت کا نقشہ تنہا پڑھنے والوں کے لئے ہے چاہے وہ امام ہو یا کوئی دوسرا شخص تنہا پڑھ رہا ہو اس طرح نیّت باندھے۔ اور اگر وہ مقتدی ہے اور امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو (پیچھے امام کے) اور زائد کہہ لے۔

اذان اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بزرگ ہے اللہ بزرگ ہے اللہ بزرگ ہے اللہ بزرگ ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر داہنی طرف

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

منہ کرکے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی

نماز کے لئے حاضر ہو! نماز کے لئے

الصَّلٰوۃِ پھر بائیں طرف منہ کرکے

حاضر ہو!

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لئے آؤ! نجات پانے کے لئے آؤ

جلدی کہی جاتی ہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کہا جاتا ہے۔ دوسرے اذان دونوں کان کے سوراخ میں انگلی ڈال کر دیتے ہیں تکبیر بغیر کان کا سوراخ بند کیئے ہوئے کہتے ہیں۔

اذان دینے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہیئے؟

اس کی کوئی قید نہیں لیکن اذان دینے کے بعد اتنی دیر تو ضرور ٹھہریئے کہ کم سے کم چار رکعت سُنّت پڑھ لیں اور اگر وہ مسجد ایسی جگہ پر ہو جہاں محلّے کے آدمی آجاتے ہوں اور جماعت باقاعدہ ہوتی ہو ایسی جگہ کم سے کم آدھا گھنٹہ رکنا چاہیئے تاکہ سب نمازی اکٹھے ہوجائیں لیکن مغرب کی نماز کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

نماز میں جو ارکان ادا کئے جاتے ہیں وہ کیا ہیں؟

وہ ارکان یہ ہیں سب سے پہلے جو نماز تم کو پڑھنا ہو اس کی نیت کرو اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں تک لیجاؤ اور پھر ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھ کر نیچے سے بائیں ہاتھ کو پکڑو یعنی ہاتھ باندھو پھر نماز پڑھو۔

ثنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

تیری پاکی کے ساتھ اے اللہ میرا دل تجھ کو یاد کرتا ہے اور تیری تعریف کے ساتھ

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

مبارک نام ہے تیرا اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

الفاظ کو دُہراوے اور جو جواب مقرر ہیں وہ دے اور جب اذان ختم ہو تب یہ دُعا پڑھے۔

دعا بعد اذان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

الٰہی تو پروردگار ہے ان سب لوگوں کے بلاوے کا

وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

اور قائم ہونے والی نماز کا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ

درجہ بلند عطا فرما اور

مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا

ان کو مقام محمود میں کھڑا کریو جس کا تو نے وعدہ کیا

شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ

اور ہمیں قیامت کے دن شفاعت نصیب کریو بے شک

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا

تیرا وعدہ جھوٹا نہیں اپنی رحمت سے

اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے سب سے بڑے رحم کرنے والے

اذان اور اقامت میں فرق صرف اتنا ہے کہ اذان قبل نماز اور مسجد کے صحن میں اونچی جگہ پر باآواز بلند ٹھہر ٹھہر کر دی جاتی ہے اور تکبیر یعنی اقامت جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوتی ہے تب اقامت اذان سے کچھ

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

انعام فرمایا نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا غضب

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ؕ آمین

نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر الٰہی قبول فرما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ

کہہ دیجئے اے کافرو! نہیں تمہارے معبودوں کی

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا

پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ

تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا۔ اور نہ تم میرے معبود کی

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ

پرستش کروگے تم کو تمہارا

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ؕ

اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا

پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تین یا ۵ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے

اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو ثنا پڑھ کر چُپ ہو جائے اور اگر ایسے وقت میں نماز میں شامل ہو کہ امام قرأت شروع کر چکا ہو تو نیّت باندھ کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ زیر ناف باندھ لے اور قرأت سُنے اور تنہا پڑھتا ہو تو ثنا تعوذ تسمیہ پڑھے۔

تعوّذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝
پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان ملعون سے

تعوذ کا پہلی رکعت میں پڑھنا سُنّت ہے پھر اس کے بعد تسمیہ پڑھے

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بہت رحم والا ہے

ہر رکعت میں تسمیہ کا پڑھنا قبل فاتحہ (الحمد) کے سُنّت ہے پھر سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف شروع کرے اس کے بعد سورۂ الکٰفرون یا جو بھی سورہ یاد ہو پڑھے۔

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
ہر قسم کی تعریف اللہ کے لائق ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے بڑا مہربان نہایت

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ
رحم والا ہے روز جزا کا مالک (اے اللہ) ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا
عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے

دوسرے سجدہ کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى
	پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار کی جو بہت برتر ہے

اس تسبیح کا ہر سجدہ میں ۳ یا ۵ یا ۷ مرتبہ پڑھنا سُنّت ہے اللہ اکبر کہہ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھے پھر سورہ نصر، اِذَا جَآءَ پڑھے یا جو سورہ یاد ہو پڑھے۔ لیکن ساتھ والی سورۃ کا پڑھنا افضل ہے

سورۃ النصر	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ
	جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی اور تو نے
	النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
	لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھ لیا
	اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
	پس اپنے رب کی حمد و ثنا کر
	وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؑ
	اور اس سے بخشش مانگ وہ بڑا بخشنے والا ہے

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے کیطرح رکوع میں جائے اور رکوع کی تسبیح پڑھے پھر قیام وغیرہ کرے اور دونوں سجدے پہلے کی طرح پورے کرے یعنی جس طرح پہلی رکعت میں ارکان ادا کئے تھے اسی طرح کل ارکان ادا کرے اس کے بعد قعدہ میں بیٹھے اور التحیات پڑھے جس کا پڑھنا واجب ہے۔

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۝

پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار کی جو عظمت والا ہے

پھر رکوع سے قومہ میں سیدھا کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۝

اللہ نے سن لی جس نے اس کی تعریف کی

قومہ میں تسمیع پڑھنا سنت ہے اور مقتدی صرف یہ پڑھے

تحمید

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ۝

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہی

اور پڑھتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے[۱] پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور تین یا پانچ یا سات مرتبہ سجدے کی تسبیح پڑھے۔

پہلے سجدے کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار کی جو بہت برتر ہے

پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے[۲] یعنی بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کرے اور سجدے کی تسبیح پڑھے۔

[۱] رکوع میں سیدھا کھڑا ہونا واجب ہی۔ [۲] دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا واجب ہے۔

کرے اور سُنّتیں چاہے دو ہوں یا چار سب بھری یعنی الحمد شریف کے بعد
دوسری سورۃ ملا کر پڑھی جاتی ہیں تب رکوع اور سجدے وغیرہ کئے جاتے ہیں
اگر دو رکعت فرض ہے تو التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف اور دُعا
وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر چار رکعت فرض یا سُنّت ہے تو دو رکعت
بعد قعدۂ اوّل ادا کرے اور چوتھی رکعت میں قعدۂ آخری کرے اور التحیات
اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر کر اور نماز پوری کرے اب یہاں
پر چند ارکان جو نماز میں فرض اور واجب ہیں لکھے جاتے ہیں۔

تکبیرِ انتقالات نماز کی حالت میں اٹھنے بیٹھنے کو کہتے ہیں اور اللہ اکبر کہنا سُنّت ہے

رکوع قرأت کے بعد جھکنے کو کہتے ہیں اور رکوع کی تسبیح تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھنا سُنّت ہے۔

قومہ نماز کی حالت میں رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ واجب ہے اور تسمیع قومہ میں کہنا سُنّت ہے۔

تحمید مقتدی کو تحمید کہنا تسمیع کے بعد سُنّت ہے (ایک مرتبہ)

سجدہ زمین پر پیشانی اور ناک رکھنے کو کہتے ہیں۔ نماز کے اندر ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں اور سجدے میں سجدے کی تسبیح
تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھنا سُنّت ہے۔

قعدۂ اوّل تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنے کو قعدۂ اوّل کہتے ہیں۔ اس میں التحیات پڑھے یہ واجب ہے

التحيّات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

سب زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے اللہ کے نبی تجھ پر سلام اور خدا کی رحمت

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اور اس کی برکت نازل ہو اور سلام تم پر اور خدا کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اب اگر نماز ۲ رکعت سے زائد ہے یعنی ۳ یا ۴ رکعت والی نماز ہے تو ۲ رکعت کے بعد قعدہ اوّل کرے جو کہ واجب ہے اور التحیات پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مثل پہلی رکعت کے باقی رکعتیں بھی پوری کرے مگر یہ یاد رہے کہ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت خالی پڑھی جاتی ہے یعنی صرف الحمد شریف پڑھے کوئی دوسری سورۃ نہ ملاوے اور رکوع وغیرہ کرکے نماز پوری

لہ لَآ اِلٰہَ پر پہونچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر کلمہ کی انگلی کو اٹھا دے جب اِلَّا اللّٰہ پر پہونچے تو انگلی جھکا دے۔

اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِىْ

سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا تو اپنی طرف سے خاص بخشش

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْٓ اِنَّكَ

سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بے شک تو ہی

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

پھر سلام پھیر کر نماز پوری کرے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف

سلام:- اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام تم پر ہو اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے جو سلامتی ہے تجھ سے ہے

تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

اور بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے

چاہے یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے اور سلامتی تجھ سے ہی ہے اور

وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا

تیری طرف لوٹتی ہے سلامتی زندہ رکھ اے رب ہم کو سلامتی سے

قعدۂ آخری ہر نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو قعدۂ آخری کہتے ہیں اور یہ فرض ہے اس میں التحیات کے بعد درود ابراہیمی پڑھیئے۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر جیسے رحمت نازل فرمائی تو نے

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر بے شک

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی اولاد پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بے شک تو تعریف کا مستحق اور بڑی بزرگی والا ہے

درود کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ

اے اللہ میں نے اپنے نفس کے اوپر ظلم کیا اور اس میں شک نہیں

بہت ضروری ہے۔

بیان دعائے قنوت و وظائف وغیرہ کا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ
الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں
بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ
اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں
نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ
اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس سے الگ اور
يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
علیحدہ ہوتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے۔ الٰہی تیرے ہی لئے ہماری
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ
عبادت ہے اور تیرے ہی لئے نماز و سجدہ اور تیری ہی طرف ہماری دوڑ ہے
وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ
اور ہم تیری خدمت میں حاضر ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے
اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝
عذاب سے ڈرتے ہیں تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ وتر واجب رمضان شریف کے زمانے میں بعد تراویح
جماعت سے پڑھے جاتے ہیں یعنی جب عشاء کی فرض نماز اور سنّت وغیرہ پڑھ

بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ

اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

برکت والا ہے تو اے ہمارے رب اور بلند ہے

الْاِكْرَامِ ۝

اے جلال اور بزرگی والے

نماز تو پوری ہوگئی لیکن عشاء کی نماز میں جو تین رکعت وتر واجب پڑھے جاتے ہیں اس میں تیسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھنی چاہیئے دُعائے قنوت یاد نہ ہو تب کیا پڑھے۔؟

اگر دُعائے قنوت یاد نہ ہو تب یہ پڑھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اے ہمارے رب دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھے یا تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ شریف پوری پڑھے لیکن یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دُعائے قنوت سے چھٹکارا مل گیا چلو یہی پڑھا کریں۔ نہیں یہ صرف مجبوری کی حالت میں پڑھے جب کہ قطعی یاد نہ ہو اس لئے دُعائے قنوت کا یاد کر

الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

زمین میں جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

اس کے سامنے کسی کی سفارش کر سکے وہی حکم دے تو کوئی سفارش کر سکتا ہے

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ

خلقت کے سامنے اور پیچھے کا حال سب جانتا ہے اور لوگوں کو اس کی معلومات میں سے کسی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج

کو پورا پورا علم نہیں ہے مگر جس کی نسبت وہ خود چاہے اسی کی کرسی آسمانوں اور زمینوں پر حاوی

وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط

ہے اور وہ ان دونوں کی حفاظت سے تھکتا نہیں اور وہ عالی قدر اور صاحب قدر ہے۔

بعد نماز مغرب اور فجر فرض پڑھنے کے بعد ۱۰ بار یہ وظیفہ پڑھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے واسطے

وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ملک ہے اور اس کے لئے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

اس کے بعد

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط ۱۰۰ بار

اے زندہ اور تھامنے والے صاحب جلال اور بزرگی والے

چکتے ہیں تب بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں اور بعد میں وِتر کی تینوں رکعتیں بھری پڑھی جاتی ہیں اور آواز کے ساتھ قرأت سے پڑھتے ہیں لیکن صرف دُعائے قنوت چپکے سے پڑھتے ہیں اس طرح کہ جب تیسری رکعت کی قرأت ہو چکی اور سورہُ اخلاص یا اور کوئی دوسری سورہُ پڑھ چکے تب اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ لے جاکر باندھ لیتے ہیں اسکے بعد دعائے قنوت خاموشی سے پڑھتے ہیں۔

تسبیح فاطمہؓ وظائف نماز پنجگانہ

سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ بہت بڑا ہے

پیغمبرِ خدا جناب محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرؓا کو تعلیم فرمائی تھی۔ اس لئے تسبیح فاطمہؓ نام پڑا۔ اب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسکے پڑھنے سے کتنا ثواب ہوگا اسکے فوائد بہت ہیں۔ یہاں پر صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہے اسکے بعد اگر جی چاہے تو ایکمرتبہ سورہُ اخلاص یعنی قُل ہو اللہ پوری پڑھے اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی

اٰیۃ الکرسی

اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اسے اونگھ اور نیند نہیں اور آسمان

کے لئے شہر یا بڑے قصبے کا ہونا شرط ہے۔ معمولی گاؤں ہو تو اس میں نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ وہاں کے لوگوں کو نماز ظہر ادا کرنا چاہیئے۔ جمعہ کے دن غسل کر کے پاک وصاف کپڑے پہنے اور جتنا جلد ہو سکے مسجد میں جاکر تلاوت کلام پاک کرے اور خدا سے دُعا مانگے اگر کسی وجہ سے دیر ہو تو جمعہ کی اذان سے پہلے ضرور پہونچ جائے اگر زوال کا وقت نہ ہو تو پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے پھر بیٹھے دو رکعت نماز مسجد میں داخل ہونے کا تحفہ ہے پھر چار رکعت سُنّت نماز قبل جمعہ پڑھے اس کے بعد جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر بیٹھے یا امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت کسی قسم کی بات نہ کرے اور نہ نماز پڑھے بلکہ خاموش رہے اور غور سے خطبہ سُنے، چاہے سمجھے یا نہ سمجھے۔ سر کھول کر یا ٹیک لگا کر نہ بیٹھے جمعہ کی نماز شرعی عذر کے بغیر ترک کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے نماز جمعہ نہ ملے تو ظہر ادا کر لینی چاہیئے۔

آدابِ مسجد

یہ دُعا مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیئے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
پاک ہے اللہ اور سب تعریف کے لائق پاک ہے

وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللہ عظمت والا اور طاقت و قوت اللہ کے لئے ہے

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۱۰۰ بار
جو بلند اور عظمت والا ہے

اور بعد نماز فجر کے یہ بھی پڑھ سکتے ہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ۷ مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ سو مرتبہ اور کم سے کم سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرے اور بعد مغرب کے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے۔ پھر بعد نمازِ عشاء استغفار اور درود شریف اور سورہ تَبَارَكَ الَّذِیْ پڑھ کر سو جائے۔

یہ مختصر وظائف ہیں۔ ان کو ضرور یاد کر لیا جائے اور بعد نماز مغرب سورہ واقعہ کا پڑھنا موجبِ ثواب و فلاح ہے۔

بیان جمعہ

جمعہ کی نماز ہر آزاد اور تندرست مسلمان پر فرض ہے۔ مریض، غلام، مسافر، عورت، لڑکے (وہ لڑکے جو نابالغ ہیں) بیمار اس نماز سے مستثنیٰ ہیں امام اور امام کے علاوہ اگر دو آدمی اور ہوں تو جمعہ کی نماز

تو معلوم یہ ہوا کہ حکم الٰہی اور جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلنا اسلام ہے۔ جو لوگ ان کا حکم مانتے ہیں وہی مسلمان ہیں۔ کیوں کہ اسلام کے معنی گردن جھکانا اور ماننا ہے۔ اسلام کا پہلا کلمہ کیا ہے۔؟

پہلا کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

نہیں اور اللہ نہایت بڑا ہے اور طاقت و قوت اللہ ہی

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ

کے لئے ہے جو بلند اور عظمت والا ہے

اور جب باہر نکلے تو پہلے بایاں پیر باہر نکالے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

یا اللہ بے شک میں تجھ سے مانگتا ہوں فضل تیرا اور رحمت تیری

مسجد کے اندر جب داخل ہو تو پہلے سلام کرے پھر اگر ضرورت وضو کرنے کی ہو تو وضو کرے اور خاموشی کے ساتھ ادب سے بیٹھے اور جب تک جماعت تیار نہ ہو تو کچھ نہ کچھ پڑھتا رہے۔ مسجد کے اندر دُنیا داری کی بات چیت یا لین دین کرنا سخت گناہ ہے۔

مسلمان کون ہے؟

مُسلمان وہ ہے جو خدا کو واحد اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو سچّا نبیؐ مانے۔ قرآن پاک کو اللہ کا کلام سمجھے۔ دوزخ جنّت فرشتوں اور قیامت پر ایمان رکھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ نے نبیؐ آخر الزّماں بنایا ہے۔

آپ ہی کی ہدایت پر چلنے والوں کو مسلمان کہتے ہیں۔

ایمان کیا ہے؟

ایمان لانا یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی معرفت ہمیں حکم دیا ہے اسے دل و جان سے قبُول کریں اور مانیں۔

اَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ وَ

یقیناً تو جاننے والا ہے غیب کا اور عیبوں کو چھپانے والا اور

سَتَّارُ الۡعُيُوۡبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوۡبِ وَلَاحَوۡلَ

گناہوں سے بخشنے والا نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت بزرگ برتر

وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ۝

کی توفیق کے سوا نہیں اور طاقت و قوت اللہ ہی کے لئے ہے جو بلند اور عظمت والا ہے

ایمان مفصّل

اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَيۡرِهٖ وَشَرِّهٖ

اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا کی طرف سے ہوتی

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ؕ

ہے اور موت کے بعد پھر اٹھائے جانے پر

ایمان مجمل

اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسۡمَآئِهٖ

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلۡتُ جَمِيۡعَ اَحۡكَامِهٖ ۝

اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اور اسی کے واسطے ملک اور اسی کے واسطے حمد جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا

وہ زندہ ہے ہمیشہ کے لئے جسے موت نہیں

اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط

صاحب جلال اور بزرگی والا اور اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ

بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے کہ جو میرا رب ہے

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا

تمام گناہوں سے دانستہ یا خطا سے

اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

پوشیدہ یا ظاہر اور رجوع کرتا ہوں طرف اس کے اس گناہ

الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا

سے کہ جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا۔

شب کو غسل کرنا مستحب ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے ساتھ نیّت عبادت کے بدلے میں ہر قطرۂ غسل کے پانی سے اس کے لئے لکھا جائے ثواب واسطے اس کے سو رکعت نماز نفل کا پھر غسل کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی ایک بار اور سورہ قل ہو اللہ تین بار پڑھے پھر بعد فراغت تحیتہ الوضو کے آٹھ رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اِنَّآ اَنزَلنَا ایک بار اور سورۂ اخلاص ۲۵ بار پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص یہ نماز شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات ادا کرے تمام گناہ اس کے بخشے جائیں گے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے اس رات کو ۴ رکعت نماز نفل اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص ۵۰ مرتبہ پڑھے اور پندرھویں روز روزہ رکھے تو معاف کرے گا اللہ تعالےٰ اس کے پچاس برس کے گناہ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو بار اس رات کو اور سو بار دن کو میرے اوپر درود بھیجے اللہ تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کرے گا۔ اور جنّت میں داخل کرے گا۔ اسی قسم کی اور بہت سی روائتیں موجود ہیں۔ یہاں مختصراً بیان کر دیا گیا ہے۔

نماز تحیۃ الوضو

نماز تحیۃ الوضو کی بہت بڑی فضیلت ہے جب کبھی وضو کرے رات ہو یا دن پہلے دو رکعت نماز

چند فضائل

بیان فضیلت شب برات یہ ہجری سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ جس کو شعبان المعظم کہتے ہیں اس میں ایک مبارک رات ایسی ہے جس کو شبِ برات کہتے ہیں۔ یہ شب بڑی فضیلت رکھتی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھو اے لوگو! شعبان کی پندرہویں رات کو کہ یہ رات مبارک ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے اس رات میں کہ اے بندو! تم میں سے ہے کوئی ایسا جو مجھ سے بخشش چاہے تو میں اُسے بخش دوں پس پندرھویں رات نہایت بزرگ ہے اس رات میں فرشتے آسمان سے دُنیا پر اُترتے ہیں جو اس رات عبادت کرے اس کا ثواب بہت پاوے۔ اس رات میں فرشتے اُترتے ہیں۔ اور رحمت نازل ہوتی ہے جو اس رات عبادت کرتا ہے اور رات بھر جاگ کر صبح کو روزہ رکھتا ہے اس سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے۔ جو مانگتا ہے اسکو اپنی رحمت سے دیتا ہے اور اس کے تمام گناہ صغیرہ وکبیرہ بخش دیتا ہے اور نجات دیتا ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام کرتا ہے۔

شعبان کی شبِ برات میں جو پڑھا جاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرھویں

الم ترکیف سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنا جائے تو نہ پڑھانے والے کو ثواب ہوگا اور نہ سننے والوں کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حرف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

تراویح کی تسبیح

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چاہے یہ پڑھے

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ

پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے پاک ذات ہے وہ

ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

جو عزت والا اور عظمت والا کبریا اور

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

جبروت والا اسی پاک ذات کی جو بادشاہ ہے

الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ

زندہ رہنے والا ایسا کہ نہ اس کے لئے نیند ہے نہ موت ہے بے انتہا پاک ہے

قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے

نفل پڑھ لیا کرے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں

حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ جو شخص ایسا کرے یعنی اچھا وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ لے تو خدائے تعالےٰ اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔ اس قسم کی اور حدیثیں موجود ہیں۔

بیانِ رمضان شریف و تراویح کا

رمضان شریف کے روزے ہر مرد، عورت بالغ و جوان ہو یا بوڑھا سب پر فرض ہیں۔ بچوں پر فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کی غرض سے اگر اس کی ہمت ہو تو کبھی کبھی روزہ رکھنا چاہیئے۔ نماز تراویح رمضان شریف کی چاند رات سے یعنی جب رمضان کا چاند دیکھ لیا اس رات سے شروع ہو جاتی ہے اور یہ عشاء کی فرض اور سنت نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز سُنّتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سُنّت علی الکفایہ ہے۔ نماز تراویح میں بیس ۲۰ رکعتیں ہیں جو دس سلاموں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ ہر ۴ رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیئے اور اگر ۲ رکعت کے بجائے ۴ رکعت پر سلام پھیرا تو وہ بھی درست ہے۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہیئے اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو جو حافظ روپیے کی طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو

روزہ کا ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ نے فرمایا ہے کہ نبی آدم کی نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ مگر روزہ فقط میرے لئے ہے میں اس کی جزا دوں گا۔

بیان سحری

سحری کھانا مسنون اور باعث برکت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو تب بھی سُنّت ادا کرنے کے لئے ایک دو لقمہ کھا لیا جائے۔ یا کم از کم ایک دو گھونٹ پانی ہی پی لیا جائے۔ سحری کا آخری وقت یعنی رات کے چھٹے حصّے کھانا افضل ہے اور اگر اللہ توفیق دے تو ایسے وقت اُٹھے کہ تہجد کی نماز پڑھے اور سحری کھائے اور فجر تک یادِ الٰہی میں مشغول رہے ہمارے بہت سے بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ نیّت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشُبہ جائز ہے۔

تاکید

ہمارے اکثر بھائی سُنّت کے خیال سے سحری تو بہت شوق سے کھاتے ہیں لیکن اس شوق میں فجر کی نماز غائب کر دیتے ہیں سُنّت

تراویح اور وتر کے مسائل

مسئلہ وتر میں جو ایک رکعت ہو جانے کے بعد ملے وہ دُعائے قنوت امام کے پیچھے پڑھے پھر کسی رکعت میں نہ پڑھے۔

مسئلہ جو شخص تیسری رکعت میں بعد دُعائے قنوت رکوع میں ملے وہ اپنی رکعت میں دُعائے قنوت نہ پڑھے۔

مسئلہ جو شخص عشاء کی نماز کے فرض پڑھے بغیر تراویح میں شریک ہو گیا اس کی نماز تراویح ادا نہیں ہوئی۔

مسئلہ جس آدمی نے فرض عشاء جماعت سے نہ پڑھی وہ تراویح جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ جس آدمی نے فرض عشاء جماعت سے پڑھے ہوں اور تراویح جماعت سے نہ پڑھی ہو تو وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے اور جس نے فرض تنہا پڑھے وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نماز میں سستی کی وجہ سے امام کے رکوع کا انتظار کرنا مکروہ ہے امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہونا چاہیئے

نمازِ تراویح

رمضان شریف کی چاند رات سے شروع کی جاتی ہے۔
اور عید کا چاند دیکھ کر تراویح ختم ہو جاتی ہے۔

تواسے قبول کرلے. جب یہ دُعا پڑھنے کے بعد روزہ کھول چکے تب یہ دُعا پڑھے۔

ذَهَبَ الظَّمَاۤءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ

گئی پیاس اور تروتازہ ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا

الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اجر اگر اللہ نے چاہا

اگر روزہ کی حالت میں بیوی سے جماع کیا یعنی صحبت کی اور دونوں روزہ دار ہیں تو روزہ ٹوٹ گیا اور کفّارہ دینا دونوں پر واجب ہوگیا۔

کفّارہ کفّارہ رمضان شریف کے بعد دو ماہ تک روزہ رکھنا یا ساٹھ مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے ادا ہوگا اور دو ماہ کے اندر ایک بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر دو ماہ تک روزہ رکھے پچھلے رکھے ہوئے روزے نہیں مانے جائیں گے۔

مسئلہ رات کا گمان کرکے سحری کھائی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی یا غروب آفتاب کا گمان کرکے افطار کیا اور پھر معلوم ہوا کہ ابھی سورج تھا تو ایسی صورت میں قضا لازم آئے گی کفّارہ نہیں۔

روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

اپنی بیوی سے جماع (صحبت) کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے (پیشاب

کو ادا کرتے اور فرض کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ بہت بڑا عیب ہے۔

سحری کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے۔ صبح کاذب شروع ہوتے ہی حقہ، پان، تمباکو کھانا پینا وغیرہ منع ہے اور افطار کا وقت سورج ڈوبنے پر سرخی آسمان پر سیاہی سے بدلنے لگے تب ہوتا ہے

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
میں نے کل رمضان کے روزے کی نیت کی

نیت اردو میں یوں بھی کی جا سکتی ہے۔
"میں نے کل رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کی۔"

روزہ کھولنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
خدایا روزہ رکھا میں نے تیرے لئے ایمان لایا میں تجھ پر
تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ
توکل کیا تجھ پر اور تیرے رزق سے افطار کیا میں نے پس قبول کر میرے روزے کو

روزہ کھولنے کی اردو میں دعا

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور بھروسہ کیا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا پس

یا بے عذر روزہ نہ رکھے تو بڑا فاسق وگنہ گار ہے۔ اگر کوئی عذر ہو تو نہ رکھے مثلاً مسافر، حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت یا زیادہ کمزوری وغیرہ

نمازِ تہجّد سُنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ہے اس میں دو رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھنا منقول ہے افضل وقت رات کا تہائی حصّہ ہے لیکن موجودہ دینی کمزوریوں کی وجہ سے جو لوگ مذکورہ وقت پر جاگنے اور پڑھنے سے مجبور ہیں وہ بعد وتر مذکورہ بالا رکعتیں یعنی دو سے لیکر بارہ تک جتنی چاہیں بہ نیّت تہجّد پڑھ لیا کریں۔ یہ نماز تہجّد کے قائم مقام ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ خاص کر رمضان شریف میں جب سحری کے لئے اُٹھیں ہمّت کر کے نماز تہجّد پڑھ لیا کریں۔

شبِ قدر

یہ نہایت بزرگی والی رات ہے۔ اس میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اکثر علمائے کرام کے نزدیک ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ کی راتوں میں شبِ قدر ہوتی ہے۔ لہذا ان راتوں میں پوری مستعدی کے ساتھ عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے

اعتکاف

بقصد عبادت مسجد میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ رمضان مبارک کے

یا پاخانے کے مقام میں دوا ڈالنے سے (خواہ مرد یا عورت) اپنی شرمگاہ میں ایک بار سے زیادہ انگلی ڈالنے سے، مرد کا روزے کی حالت میں اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے قے کر کے پھر اُسے حلق میں لوٹا لینے سے، کان ناک میں دوا ڈالنے سے، تھوک کے ساتھ خون کے نکلنے سے، قطرہ بھر کچھ پینے سے یا چاول بھر کچھ کھا لینے سے تھوک مُنہ میں جمع کر کے نگلنے سے، حقہ سگریٹ، تمباکو، بیڑی پینے سے ناک میں ہلاس (نسوار) لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر یہ باتیں جان بوجھ کر نہیں کی ہیں اور بے خیالی میں ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

روزہ میں یہ چیزیں منع ہیں!

روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا۔ شہوت کیساتھ شرمگاہ یا سینہ دیکھنا، کھانے پینے کی کسی چیز کا مزہ چکھنا، بُرا فعل کرنا یا دیکھنا غیر عورت پر نگاہ ڈالنا، گانا سننا، گالی گلوج یا بدکلامی کرنا، تھیٹر یا سینما، تماشا بائیسکوپ دیکھنا، کوئلہ چبا کر دانت صاف کرنا۔ بار بار غسل یا کلّی کرنے سے، تھوک جلدی نگلنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ اور مُنہ دھونے کے بعد پان کی سُرخی یا ذرا سا پان لگا رہ جائے یا مٹر کے برابر گوشت یا کوئی چیز لگی رہ جائے، حلق میں مکھی چلی جائے، خوشبو، عطر لگانے، سُرمہ لگانے یا تیل سَر میں لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تاکید جو شخص روزہ رکھنا فرض نہ جانے تو کُفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

محلے کی مسجد میں پڑھے، قضا نہ کرے مسواک کرے۔ غسل کرے، خوشبو لگائے اور حسب حیثیت اچھے سے اچھا جوڑا کپڑوں کا جو اپنے پاس موجود ہو۔ پہنے یعنی نئے ہوں یا پرانے دُھلے ہوں اور کھجوریں میسر نہ ہوں تو جو بھی میٹھی چیز مل سکے کھائے افضل ہے اور فطرہ ادا کرے۔

مسئلہ:۔ عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

صدقۂ فطر

واجب ہے ہر مرد و عورت جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا اپنی ضرورت سے زائد ہو یا اتنی قیمت کی مالیت ہو اگر وہ مال تجارت کے لئے نہ ہو اور اس پر سال گزارا ہو تو مرد کی جانب سے اور اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے پونے دو سیر احتیاطاً دو سیر کر لیوے گیہوں چاول یا اس کا دُگنا موٹا اناج مثلاً جَو، چنا وغیرہ یا بازار بھاؤ سے اس کی قیمت مستحقین کو دینا چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے اور اگر کسی وجہ سے نماز کے قبل نہ ادا کیا تو بعد نماز کے ادا کر دے یہ نہ سمجھے کہ اب ساقط ہو گیا ہے۔ عورت صرف اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے اور بہتر تو یہ ہے کہ صدقۂ فطر رمضان ہی میں دے دیا جائے تاکہ مستحقین کے بچے بھی خوشی سے عید منائیں۔ اور جب دوگانہ ادا کرنے عید گاہ جائے تب آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا ایک راستے سے جائے اور دوسرے راستے سے واپس ہو اور عید الضحےٰ میں آواز کے

آخری عشرہ کا اعتکاف سُنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے بستی میں اگر ایک شخص کرے گا تو سب گناہ سے بچ جائیں گے ورنہ سب ترک سُنّت کا گناہ ہوگا اعتکاف میں بیٹھنے کا بڑا ثواب ہے۔ مسنون یہ ہے کہ ۲۰ رمضان کو قبل غروب آفتاب بحالت صوم بہ نیّتِ اعتکاف مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے۔ اور دنیاوی کام بالکل ترک کردے ہاں پیشاب، پاخانہ وغیرہ یا نماز پڑھنے کی غرض سے باہر نکل سکتا ہے عورتیں اپنے گھر میں کسی پاک جگہ پردہ ڈال کر بہ نیّتِ اعتکاف پابندی سے بیٹھیں اور وہیں سوئیں۔

احکام نماز عیدین

عیدیں دو ہوتی ہیں۔ ایک جو رمضان کے روزوں کے ختم پر ہوتی ہے جس کو عید الفِطر کہتے ہیں اور بعض اسے میٹھی عید کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں اور دوسری عید جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے اس کو عید الضحےٰ اور بقر عید بھی کہتے ہیں عید الفِطر میں قبل نماز کے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا افضل ہے اور عید الضحےٰ میں بعد نماز کے کھائے اور عید الفِطر میں تکبیریں آہستہ کہی جاتی ہیں اور عید الاضحیٰ میں آواز سے کہی جاتی ہیں۔ عید گاہ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا چاہیئے۔ دونوں کی نیت یکساں ہے صرف عید کی جگہ نام بدل دیا جاتا ہے عید کے دن صبح سویرے جاگے اور فجر کی نماز جہاں تک ہوسکے

آدابِ خُطبہ

خطبہ پڑھنا سُنّت مؤکّدہ ہے۔ خطبہ نہایت خاموشی سے سننا چاہیئے بوقت خطبہ کسی قسم کی گفتگو کرنا منع ہے چاہے خطبہ سُنائی دے یا نہ سُنائی دے

چاند کا مسئلہ

یہ ہے کہ رمضان شریف کے چاند میں جبکہ مطلع غبار آلود ہو صرف ایک عادل آدمی کی شہادت جس کا فسق ظاہر نہ ہو قبول ہو جاتی ہے اور عید الفطر کا چاند بخلاف اس کے دو متقی پرہیزگار مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں قاضی کے پاس گواہی نہ دیں ثابت نہ ہوگا۔ اور یہ اس وقت ہے جبکہ مطلع صاف نہ ہو اور جملہ دیگر کُتُب فقہ اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور عید الفطر دونوں میں اس قدر کثیر تعداد میں دیکھنے والے ہوں کہ جن کے خبر دینے سے یقین یا گمان غالب ہو جائے۔ تار، ریڈیو، ٹیلی فون یا اخبار کی خبر شرعاً معتبر نہ ہوگی۔

حدیث شریف صَوْمُ الرُّوْیَۃَ وَاَفْطَارُ الرُّوْیَۃَ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور ۲۹ر شعبان کو چاند نہ دکھائی دے یا ابر ہو تو بغیر تصدیق روزہ ۳۰ر شعبان کو مت رکھو حدیث شریف: مسلم شریف اور بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ایمان کی وجہ

ساتھ تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ترکیبؔ[1] نیّت نماز عید الفطر

پہلے نماز کی نیّت دل سے پھر زبان سے اس طرح کہے۔ نیّت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الفطر واجب مع چھ تکبیروں، زائد کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ لے جاکر نیّت باندھ لے اور ثنا پڑھ کر پھر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک لے جاکر باندھ لے پھر چپکے امام کی قرأت سُنے اور امام بعد قرأت رکوع، قیام اور سجدے وغیرہ سے فارغ ہو کر پھر دوسری رکعت کی قرأت شروع کرے۔ مقتدی چپکے سے سُنا کریں جب امام دوسری رکعت کی قرأت کر چکے گا تب تین تکبیر اس طرح ادا کرے گا جس کو مقتدی بھی ادا کریں۔ تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے امام کے ساتھ سجدے ادا کر کے نماز پوری کرے اور امام کے ساتھ سلام پھیرے اور خاموشی کے ساتھ خطبہ سُنے۔

---

[1] عید الضحیٰ اور عید الفطر کی نیّت اور تکبیریں ایک ہی ہیں۔ عید الفطر کے موقع پر عید الفطر اور عید الضحیٰ کے موقع پر عید الضحیٰ کہے۔

قربانی کا وقت

۱۰ ذی الحجہ بعد نماز عید الضحےٰ ہوتا ہے اور ۱۲ تاریخ عصر کے وقت تک رہتا ہے

قربانی کرنے کا طریقہ

اوّل قربانی کرنے کے جانور کو اسطرح زمین پر لٹائے کہ دکھن کیطرف اسکا سر اور پچھم کی طرف پاؤں کرے۔ اسطرح سے جانور کا مُنہ قبلہ کیطرف ہو جائے گا۔ اسکو پہلے سے چُھری نہ دکھلائے اور اپنے دل میں نیّت کرے کہ "یا اللہ" میں سچے دل سے اپنی طرف سے جانور تیرے نام پر قربان کرتا ہوں اس کو قبول فرما۔

نیّت قربانی

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کر دے۔ ذبح کے بعد اگر اپنی طرف سے قربانی کی ہے تو اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ اگر کسی دوسرے شخص کے نام سے کرے تو لفظ مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فلاں ابن فلاں کہے یعنی اوّل فلاں کی جگہ قربانی کرنے والے کا نام اور دوسرے فلاں کی جگہ قربانی کرنے والے کے باپ کا نام لے۔

قربانی ہو سکے تو خود کرے ورنہ دوسرے سے کرالیوے لیکن سامنے

سے اور ثواب کے لئے روزہ رکھتے ہیں ان کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بیان عید الضحےٰ

عید الضحےٰ جس کو اکثر لوگ بقر عید کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ ماہ ذی الحجہ (جو کہ ہجری سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے) کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے اس مہینے کی ۹ تاریخ کو مکہ معظمہ میں حج ہوتا ہے جس کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ ۹ تاریخ کو فجر سے لے کر ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد وہی تکبیر زور سے کہنا چاہیئے جس کا ذکر عید الفطر میں کیا ہے۔ اور دسویں تاریخ کو بعد نماز جس کو اللہ توفیق دے وہ قربانی کرے قربانی کا اللہ پاک نے بڑا ثواب رکھا ہے۔ خصّی۔ بکرا۔ بھیڑ۔ دُنبہ وغیرہ حلال قربانی کے جانور ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بقر عید کے دو چار روز پہلے قربانی کا جانور خرید لیا جائے۔ اور اگر گھر کا پالتو جانور قربانی کریں تو یہ اور بھی اچھا ہے اور اس کو سوائے قربانی کے دوسرے کام میں ہرگز نہ لائیں۔

قربانی کے جانور کا سینگ ٹوٹا نہ ہونا چاہیئے اور نہ کان وغیرہ کٹا ہوا ہو اور جسم اور پیر میں چوٹ یا زخم نہ ہو۔ گرم لوہے سے نہ داغا گیا ہو بیمار اور بوڑھا نہ ہو۔ بالکل تندرست ہو۔ یاد رکھو، خدا کو تمہاری قربانی کی ضرورت نہیں بلکہ صرف تمہاری خوش دلی اور اللہ کی راہ میں بلا عذر قربانی کی نیّت خدا دیکھتا ہے

کو اللہ تعالےٰ اس کے سارے گناہ بخش دے اور گھر اس کا جنّت میں بنادے۔ اس نماز کا وقت نو بجے سے لے کر قبل زوال تک رہتا ہے اور دو رکعت میں تین تین مرتبہ قُل ھُو اللہ پڑھے تو بارہ ۱۲ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

نماز اوّابین

اس نماز کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ یہ نماز مغرب کے فرض اور سُنّت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور ۲ رکعت سے ۶ رکعت تک منقول ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بعد نماز مغرب کے چھ ۶ رکعت پڑھے اور درمیان میں کسی سے بات نہ کرے تو بارہ برس کی عبادت اسکی شمار کی جائے گی۔ بہرحال ان نوافل میں کثیر ثواب ہے۔
جو لوگ خدا کی خوشنودی اور زادِ آخرت کے لئے ان نوافل کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے بڑے مدارج رکھے ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح

یہ نماز ہر روز ہر ہفتے یا ایک بار جمعہ کے دن یا مہینے میں ایک بار یا برس بھر میں ایک دفعہ یا تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیئے مگر زوال اور طلوع و غروب کے وقت نہ پڑھے۔ بلکہ روزانہ پڑھنے کیلئے

کھڑا رہے اور دُعا کرتا رہے جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ذبح کرے یعنی بسم اللہ جیسے شروع کرے تیز چھری گلے پہ اس طرح پھیرے کہ نرخرہ بالکل نہ کٹ جائے نصف سے کچھ زائد کٹے۔ اگر تمھاری چھُری سے جانور کا گلا بالکل کٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تو یہ مکروہ اور بُرا ہے جب جانور ٹھنڈا ہو جائے تب اس کا سر جُدا کرو اور کھال وغیرہ علیحٰدہ کرو۔ اور قربانی کے گوشت کے تین حصّے کرو۔ ایک خود کے لئے۔ دوسرا عزیز و اقارب کے لئے۔ اور تیسرا نادار و غرباء کے لئے اگر گھر کے افراد اور رشتے دار زیادہ ہوں تو غرباء کو کو نہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

نمازِ اشراق

اس نماز میں دُو رکعت سے چاؔر رکعت تک پڑھی جاتی ہیں۔ یہ نماز نفل ہے، صبح فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے اور درود شریف یا تلاوت کلام پاک کرتا رہے اور بعد نکلنے سورج کے دُو رکعت یا چار رکعت پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز اشراق پڑھے اللہ تعالےٰ اسکو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب دے گا اور اگر فجر کی نماز پڑھ کر دنیاوی کام میں لگ گیا تب بھی درست ہے لیکن ثواب میں کمی ہو جائے گی۔ عورت مرد دونوں کو برابر ثواب ملے گا۔

نماز چاشت

اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے اس نماز

نمازیں آدھی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے یعنی ۴ رکعت والی نماز فرض ۲ رکعت پڑھے۔ فجر اور مغرب کی نماز پوری پڑھے۔ اس میں قصر نہیں ہے تین شبانہ روز میں جتنی مسافت پیدل یا اونٹ پر دریا اگر ہے تو کشتی کے ذریعہ طے کر سکتا ہو۔ اس سے زیادہ مسافت کا سفر کرنے کا اگر کسی نے قصد کیا ہے تو قصر واجب ہے۔ اصطلاح شرع میں مسافر ہونے کے بعد کسی جگہ اگر پندرہ یوم یا اس سے کم قیام کرنے کی نیّت کرے تو قصر کرنا واجب ہوگا۔ لیکن پندرہ روز سے زائد قیام کی نیّت اگر کسی نے کی تو مسافر نہ رہے گا اور نہ قصر کر سکے گا۔

لیکن اگر آج جاتا ہوں اور کل جاتا ہوں کرتے کرتے پندرہ دن سے زائد مہینوں اور سالوں گزر جائیں تو بھی وہ قصر کرتا ہی رہے۔ ریل موٹر، جہاز، سمندر وغیرہ کے سفر میں مندرجہ بالا مسافت ہی کا اعتبار کیا جائے

سُترہ

نماز کی آڑ کو کہتے ہیں جسے نمازی نماز پڑھتے وقت سامنے کھڑا کر لیتے ہیں۔ یا رکھ دیتے ہیں تاکہ راستہ چلنے والوں کو کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ مجبوراً اگر کوئی جگہ ایسی نہ ہو تو جہاں چاہے پڑھے لیکن سامنے سُترہ ضرور رکھ لے۔ اس کی لمبائی کم از کم آدھ گز ہونا چاہئے

نمازی کے سامنے سے گُزرنا سخت گناہ ہے۔ اس لئے جب تک وہ نماز نہ ختم کر لے اس آدمی کو انتظار کرنا چاہیئے جو نمازی کے

اشراق کے وقت پڑھنا افضل ہے۔

ترکیبُ صلوٰۃ التسبیح مع نیّت

نیّت کی میں نے ۴ رکعت نماز صلوٰۃ التسبیح نفل، واسطے اللہ تعالےٰ کے، مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔ ثنا یعنی سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبحانَ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبرُ پڑھے پھر سورہُ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھ کر دس بار پھر مندرجہ بالا کلمہ کو پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار اسی کلمے کو پڑھے پھر قومہ میں جب رکوع سے کھڑا ہو تب دس بار پھر دونوں سجدوں میں دس بار اسی طرح چار رکعتوں میں ۷۵۔ ۷۵ بار پڑھے۔ کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔ اس رکعت میں سورتیں مُتعیّن ہیں۔

پہلی رکعت میں اَلھٰکُمُ التَّکَاثُرُ دوسری رکعت میں وَالعَصرِ

تیسری رکعت میں قُل یَآ اَیُّھَا الکٰفِرُونَ

چوتھی رکعت میں قُل ھُوَ اللہُ

اگر کسی کو یہ سُورتیں یاد نہ ہوں تب کیا کرے۔

ایسی صورت میں الحمد شریف کے بعد جو بھی یاد ہو پڑھ لے۔

نمازِ قصر

نمازِ قصر وہ نماز ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے فرض

نیّت عربی میں:۔ نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی

میں نیت کرتا ہوں — اللہ تعالیٰ کے واسطے

اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ اَلثَّنَآءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی

مع چار تکبیروں کے جنازہ کی ادا کروں — ثنا اللہ کے لئے ہے

وَالدُّعَآءُ لِهٰذَا الْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ

اور دعا اس میّت کے لئے امام کے پیچھے میں نے اقتدا کی

مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

منہ میرا طرف کعبہ شریف کے — اللہ بہت بڑا ہے

اللہ اکبر کہکر ہاتھ کانوں تک لے جائے پھر زیر ناف باندھ لے اور ثنا پڑھے

ثنا یہ ہے:۔ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ

پاک ہے تیری ذات اے اللہ تو ہی تعریف کا مستحق ہے اور تیرا نام با برکت ہے

وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ

اور تیری بڑی خوبی ہے

وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا

صرف اللہ اکبر کہے
ہاتھ اُٹھانے کی ضرورت نہیں
اس کے بعد درود شریف پڑھے۔

سامنے سے گزر رہا ہو۔ جماعت میں صرف امام کے لئے سُترہ رکھ لینا کافی ہے یہ صرف غیر نمازی کو گناہ سے بچانے کا طریقہ ہے۔
درخت یا اسی قسم کی اور کوئی چیز بھی کافی ہے۔

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ اس طرح سے پڑھی جاتی ہے کہ پہلے جنازے کا سَر شمال کی طرف اور پیر جنوب کی طرف رکھو پھر جنازہ کے مغرب کی طرف کھڑے ہو تاکہ جنازہ تمھارے سامنے رہے اور تم جنازہ کے سینے کے سامنے کھڑے ہو یا جو امام نماز پڑھائے وہ کھڑا ہو اور باقی مقتدی طاق یعنی ایک یا تین یا پانچ صفیں بنا کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں لیکن جگہ ایسی نہ ہو جہاں سے کسی کا گزر ہو۔ راستہ نہ ہو پھر امام نیّت اس طرح کرے۔

نیّت اردو میں

نیّت کرتا ہوں میں نماز جنازہ مع چار تکبیروں کے ادا کرنے واسطے اللہ کے دُعا اُس میت مرد کے یا اس میت عورت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر (مقتدی پیچھے اس امام کے کہیں گے) پہلی تکبیر بعد نیت، دوسری تکبیر بعد ثنا، تیسری تکبیر بعد درود شریف اور چوتھی تکبیر بعد دُعا کے سلام پھیرا جائے (اس میں رکوع اور سجدہ نہیں)

اور اگر میّت لڑکا نابالغ ہو تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ اس کو ہمارے لئے منزل بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور

ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ

ذخیرہ کر اور اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنا

اور اگر لڑکی نابالغ ہو تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ اس کو ہمارے لئے منزل بنا اور اس کو ہمارا اجر اور

ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ؕ

ذخیرہ بنا ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا اور جس کی سفارش قبول کی گئی

پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے

اور جب جنازہ قبر میں رکھے تو یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ

رکھا ہم نے ساتھ نام اللہ کے اور دین رسول اللہ پر

پہلی مرتبہ یہ پڑھے۔ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ

ہم نے مٹی سے بنایا تم کو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ رحمت اور

وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ

سلامتی اور برکت و رحمت اور شفقت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر نازل کی تو نے یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے

پھر زبان سے اللہ اکبر کہے۔ ہاتھ اُٹھانے کی ضرورت نہیں ہے

دُعاء نماز جنازہ بالغ مرد و عورت

عورت کیلئے صیغہ ہٗ کی جگہ ھا پڑھنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا

اے اللہ بخش ہمارے زندوں اور مُردوں اور ہمارے حاضر کو

وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا

اور غائب کو اور چھوٹے اور بڑے اور مرد

وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی

اور عورت اے اللہ ہم سے تو جن کو زندہ رکھے دین

الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اسلام پر قائم رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو ایمان پر موت نصیب کر۔

کرو۔ اور جہاں دفن کرنا ہو۔ قبر کھودنے کا انتظام کرو۔ مرنے کے بعد جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد میّت کو دفن کرنا اور میّت کو کفنانا سُنّت ہے۔ اگر ایسا اتفاق ہو کہ رات کو دفن کرنے میں تکلیف یا دقت ہو تو نہ سہی، لیکن کم سے کم غسل دے کر کفن پہنا کر مسجد میں لے جا کر رکھ دو۔ اگر بدنصیبی سے وہاں مسجد نہ ہو یا ایسی مسجد ہو کہ وہاں اتنی گنجائش نہیں ہے تو پھر مجبوراً گھر پر ہی پاک وصاف جگہ پر رکھ دو۔ اور برابر لوبان یا اگر بتّی خوشبُو کے واسطے میّت کے پاس جلا دو۔ اور برابر قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہو۔ اگر تم نہ پڑھ سکتے ہو تو کسی حافظِ قرآن کو بلا لو اور بعد دفن کے کچھ فی سبیل اللہ دے دو۔ اس نیّت سے نہیں کہ پڑھنے کا محنتانہ دیتے ہو۔ بلکہ یہ خیال کر کے کہ یہ حافظ غریب اور خیرات کے مستحق ہیں۔ دفن کر کے محتاجوں اور لاچاروں کو جو کچھ ہو سکے اللہ کے نام پر خیرات دے دو اور دُعا کرو کہ اس خیرات کا ثواب خدائے پاک فلاں میّت کی رُوح کو پہونچا دے۔ اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے کیونکہ اللہ تعالےٰ بڑا رحمان اور رحیم ہے۔ اور اپنی بے پایاں رحمت سے معاف کرنے والا ہے۔

بھائیو!

جہاں تک ہو سکے میّت کو جلد سے جلد ثواب پہونچانے کی کوشش کرو۔ اور نام و نمود کے لئے تیجہ یا دسواں چالیسواں یا برسی وغیرہ کے نام سے جو کچھ کرتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اگر اللہ توفیق دے

دوسری مرتبہ یہ پڑھے۔ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ
اور اسی مٹی میں لوٹائیں گے ہم تم کو

تیسری مرتبہ یہ پڑھے۔ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
اور اسی سے نکالیں گے ہم دوبارہ تم کو

پھر قبر میں مٹی برابر کر دے اور پانی چھڑکنے کے بعد سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف ایک بار سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر میت کے واسطے دعائے مغفرت کرے۔ ہر آدمی کو چاہیئے کہ زندگی کو غنیمت سمجھے۔ موت سے پہلے کلمہ پڑھتا رہے اور ایمان کو تازہ کرتا رہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ایمان کو تازہ کرتا ہے مُردے کی باتوں کو بیان کرنا اور شوروغل کر کے رونے سے مُردے کی رُوح کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی عورت خواہ مُردے کی بیوی ہو یا ماں بہن، دادی، نانی وغیرہ خواہ کوئی بھی ہو ہرگز قبر کے پاس نہ جائے۔ یہاں تک کہ قبرستان میں بھی نہ جائے اور شب برات، محرّم وغیرہ میں بھی نہ جائے۔ خدا کے حبیب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ممانعت کی ہے۔ اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے خلاف کرے گا وہ سخت گنہگار ہوگا۔ مرنے کے بعد بچہ، بوڑھا، اپنا پرایا سب کی قبر برابر ہو سکتی ہے کوئی منع یا گناہ نہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مرنے کے بعد فوراً میّت کو غسل دینے کا بندو بست

پس جہاں تک عقل اور مصلحت کا تعلق ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ اس کارِ خیر کو جلد سے جلد تر کر لینا چاہیئے تیجہ یا برسی کی رسم بالکل فضول ہے۔ جلد سے جلد ثواب پہونچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں جو کچھ بھی خیرات وغیرہ کریں یا کھانا کھلائیں تو جو واقعی اس کا مستحق ہو اسی کا خیال کریں۔ ورنہ گناہِ بے لذّت والا حساب ہو گا۔

آپ کا پیسہ تو ضرور خرچ ہو گا۔ لیکن میّت کو ثواب کچھ بھی نہ ملے گا۔

سجدۂ سہو

مسئلہ نماز میں جو باتیں فرض اور واجبات میں سے ہیں۔ اگر ان کے ادا کرنے میں غلطی ہو جائے تو قعدۂ آخری یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد ایک سلام (صرف داہنی طرف سلام) کر کے سجدے ادا کرے۔ اس کے بعد دوبارہ پھر التحیات اور درُود شریف وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے اور سلام پھیرے نماز ہو جائے گی۔ اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو تاخیر فرض یا ترک واجب سے نماز نہیں ہو گی۔ نماز کو دہرانا چاہیئے۔

مسئلہ اگر نماز میں یہ خیال ہوا کہ چار رکعت کی بجائے تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا ہے تو کسی سے کوئی بات کیئے بغیر فوراً کھڑا

تو اسی دن کردو تو یہ سب سے زیادہ اچھّا ہے تاکہ میّت جلد سے جلد چھٹکارا پا جائے۔

واضح رہے کہ یہ تیجہ اور برسی وغیرہ محض ایسے موقع کے لئے اٹھا رکھا گیا ہے جب کہ کوئی شخص مجبور رہے اور وہ اس اچانک موقع پر یہ سب کچھ نہیں کر سکتا اور نہ اس کے اخراجات کا متحمّل ہو سکتا ہے ایسی حالت میں وہ جب چاہے تیجہ یا برسی کرے۔

لیکن سب سے بہتر صورت تو یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے حیثیت دی ہے تو مرنے کے بعد جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد جو کچھ بھی کرنا ہو فوراً ہی کر ڈالے اور میّت کو ثواب پہونچائے۔

آج کل لوگوں نے اس کو رسم اور رواج کی صورت دے رکھی ہے۔ چاہے وہ غریب ہوں یا پیسے والے سب کے سب اسی رسم و رواج میں مبتلا ہیں اور محض نام و نمود کی غرض سے دن اور تاریخ مقرّر کرتے ہیں۔ تاکہ سب لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ میّت کا کوئی بھی خیال نہیں کرتا۔ میّت کس حال میں ہے وہ جانے یا اس کا خدا۔

ارے بھائی! ذرا سوچو تو! ہم تو یہ سب صرف اسی لئے کرتے ہیں کہ میّت کو ثواب پہونچے۔ اب میّت کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو اسی وقت ثواب کی بھوکی ہے اور ہم ہیں کہ اس کو چالیس دن یا چھ ماہ، ایک سال کی دیر کر رہے ہیں تو کیا میّت اس اثنا میں یونہی عذاب میں مبتلا یا ثواب کی منتظر رہے۔

بعض علماء کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک کی زیادتی موجب سجدۂ سہو ہے۔

بعض علماء کے نزدیک وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ جب تک نہ کہے گا سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

غرض

اس قعدہ میں وجوب سجدہ کے لئے اگر اتنی ہی مقدار کا سکوت بھی ہوگا تب بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔

جماعت میں رکعت چھوٹ جانے پر کس طرح ادا کرے؟

مسئلہ اگر کوئی ۴ رکعت والی نماز میں ایسے وقت میں شریک ہوا کہ اس کی پہلی ۲ رکعتیں فرض کی چھوٹ گئیں تو اس کو چاہیئے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑا ہو جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی ۲ رکعت نماز ادا کرے۔

مسئلہ اگر مقتدی ایسے وقت شریک ہوا کہ امام تیسری رکعت میں جا چکا ہے اور مقتدی نے رکوع میں پہونچ کر ایک مرتبہ بھی

ہو جائے۔ اور چوتھی رکعت پوری کرنے کے بعد سہو کا سجدہ ادا کرے نماز پوری ہو جائے گی۔

مسئلہ ایک نماز میں اگر کئی غلطیاں ہوئی ہوں تو بھی ایک ہی مرتبہ کا سجدۂ سہو سب غلطیوں کے لئے کافی ہے۔ اگر مقتدی سے غلطی ہوئی ہو تو اس کا سجدہ سہو لازم نہیں۔ بلکہ امام کا سہو مانا جائے گا مقتدی کا نہیں۔

امام سجدۂ سہو ادا کرے۔ اُس کے ساتھ مقتدی بھی ادا کریں۔

اگر اوّل کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

اگر قریب بیٹھنے کے ہے اور یاد آجائے تو بیٹھ جائے۔ اس صورت میں سجدۂ سہو بھی نہیں ہے اور اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو اب نہ بیٹھے۔ آخر میں سجدۂ سہو ادا کرے نماز ادا ہو جائے گی۔

اس بیچ کے قعدہ میں اگر التحیات کی جگہ الحمد پڑھ جائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟ اس قعدہ میں اگر بجائے التحیات کے الحمد پڑھے یا دو بارہ تشہد پڑھ لے یا ایک بار تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی درود شریف کی کرے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

درود شریف کی زیادتی بیچ کے قعدہ میں سہواً کس قدر موجب سجدۂ سہو ہے؟

وِتر اور عیدین کی رکعتیں چھوٹنے پر کس طرح ادا کرے

مسئلہ وِتر میں جو ایک رکعت ہونے کے بعد ملے وہ دُعائے قنوت امام کے ساتھ پڑھے۔ پھر کسی رکعت میں نہ پڑھے۔

مسئلہ جو شخص تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کے بعد رکوع میں ملے وہ اپنی کسی رکعت میں دُعائے قنوت نہ پڑھے۔

مسئلہ جس مسجد میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اس میں اگر جمعہ کی نماز کچھ لوگوں کو نہ ملے تو کسی دوسری مسجد میں جاکر ادا کریں۔ اگر اس مسجد میں بھی نماز جمعہ نہ ملے تب ظہر ادا کریں۔

مسئلہ اگر کسی نے عیدین کی نماز میں امام کو پہلی رکعت میں رکوع سی پہلے ایسے وقت میں پایا جب کہ امام تکبیریں کہہ چکا تھا اسکو چاہیئے کہ اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں پہلے ادا کرے۔ پھر اقتدا کرے۔

مسئلہ اگر امام کو پہلی رکعت کے رکوع میں پائے اور مِل جانے کی اُمید ہو تو تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے زائد تکبیریں رکوع میں جاکر کہے اور اگر کوئی شخص پوری تکبیریں نہیں کہنے پایا تھا کہ امام نے رکوع سے سر اٹھایا تو امام کے

تسبیح پڑھ لی تو وہ دو رکعت مقتدی کی ہو گئیں اور جب کہ امام نماز پوری کرے اور سلام پھیرے تو مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑا ہو جائے اور اپنی دو بھری رکعتیں جو پہلے چھوٹ گئی تھیں وہ ادا کرے۔ اسکی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر مقتدی ایسے وقت میں شریک ہوا کہ امام چوتھی رکعت کے لئے جانے کے لئے تیار ہے تب ایسی صورت میں مقتدی کی ایک رکعت ہوئی۔ امام کے نماز پوری کرنے کے بعد بقیہ نماز اس طرح پوری کرے کہ ایک بھری پڑھ کر قعدۂ اوّل کرے یعنی التحیات پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دوسری رکعت بھری پڑھے اور تیسری رکعت خالی پڑھ کر نماز پوری کرے۔

مسئلہ اگر مقتدی ایسی حالت میں شریک ہوا جب کہ امام آخری قعدہ میں یا قعدہ سے پہلے سجدے میں شریک ہوا تو مقتدی کو چاہیئے کہ نماز پوری ہونے پر کُل نماز ادا کرے۔

نوٹ

رکوع سے پہلے یا رکوع میں شریک ہونے سے رکعت مانی جاتی ہے اس کے علاوہ اور کسی حالت میں بھی یعنی بعد رکوع کے شریک ہونے میں رکعت شمار نہیں کی جاتی لیکن نماز میں شریک ہونے کا یعنی دو سجدہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

چلائے گا۔ اس کے لئے دو۲ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں جن کو صلوٰۃ الاستخارہ کہتے ہیں۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نئے کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ نماز کے علاوہ دو۲ رکعتیں پڑھے۔ پھر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ
اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے اپنے حق میں
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
بہتر بات معلوم کرنا چاہتا ہوں اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے
فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ
اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت
وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
نہیں رکھتا اور تجھے علم ہے مجھے علم نہیں اور غیب کی باتوں کو جاننے والا تو ہی ہے
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میرا یہ کام میرے لئے میرے دین میری
خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
زندگی اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے بس میں کر دے

ساتھ کرلے باقی تکبیریں ساقط ہوجائیں گی۔

مسئلہ اگر امام کو قومہ میں پاوے تو مِل لیوے اور رکعت کو بعد سلام امام کے ساتھ پڑھے اور تکبیریں بعد قرأت رکوع سے پہلے کہے۔ یہی صورت سجدہ اور دوسری رکعت میں ملنے والے کو اختیار کرنا چاہیئے۔

مسئلہ اگر تشہد میں شامِل ہو تو اپنی دو رکعت مع چھ تکبیروں کے مثِل امام ادا کرے۔

مسئلہ جس کی نمازِ عید فوت ہوگئی تو قضا نہ کرے۔ بہتر یہ ہے کہ گھر میں دو۲ رکعت نفِل ادا کرے۔

مسئلہ چھوٹے بچّوں کو جو کہ ناسمجھ ہیں ان کو مسجد میں نہ لانا چاہیئے جن سے بے ادبی ہوتی اور نماز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور نہ نماز کے اندر جماعت میں کسی صف میں نابالغ بچّوں کو کھڑا کریں جنکے اُوپر نماز فرض ہے وہی جماعت میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ نابالغ بچّوں کو سب سے پیچھے صف بنا کر کھڑا کریں۔

نمازِ استخارہ

جب کوئی نیا کام کرنا ہو مثلاً تجارت کرنی یا کِسی تجارت میں حصّہ لینا یا نکاح کرنا اور کوئی کام ہو تو چاہیئے کہ اپنے پروردگار سے صلاح لے کیوں کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتا ہے اور ہر خیر و شر کا اس کو پتہ ہے۔ اُس سے مشورہ لیا جائے گا تو وہ نفع ہی کے راستے پر

نیّت عقیقہ کی

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ اِبْنِيْ فُلَانٍ

یا اللہ یہ عقیقہ ہے میرے فلاں بیٹے کا

دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ

خون اس کا بدلے اس کے خون کے اور گوشت بدلے اس کے گوشت کے

وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ

اور ہڈی اس کی بدلے اس کی ہڈی کے اور چمڑا اس کا بدلے اس کے چمڑے کے

وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجُزْئُهَا بِجُزْئِهٖ

اور بال اس کا بدلے اسکے ہر بال کے اور جزو اسکا بدلے اس کے ہر جزو کے

وَكُلُّهَا بِكُلِّهٖ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

اور کل اس کا بدلے اس کے کل کے یا اللہ کر اس

فِدَآءً لِّابْنِيْ مِنَ النَّارِ ط

عقیقہ کو فدیہ واسطے میرے بیٹے کے آگ سے

بعد اس کے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔
اگر عقیقہ لڑکی کا ہو تو ابْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ کہے اور ضمیر ہٖ کی جگہ "ھَا" کہے اور فلان کی جگہ اس لڑکے یا لڑکی کا نام لیوے۔
یہ سب اس وقت کے لئے ہیں جب کہ باپ خود ذبح کرے۔ اگر

اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ

اور میرے لئے آسان کر دے اور پھر ہمیں برکت عطا فرما اور اگر

لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا

تو یہ سمجھے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین، میری زندگی اور انجام

الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ

کے لئے مضر ہے تو اس کام کو میرے (میرے)

عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ

ٹال دے اور مجھے اس سے

اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ

بچالے اور مجھے بھلائی عطا کر دے جہاں سے بھی ہو

حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

وہاں مجھے اس بات پر راضی کر دے

ے دُعا پڑھتے وقت هٰذَا الْاَمْرِ پر پہونچے تو اپنی حاجت کا دھیان کرے۔

دعائے عاشورہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلَاَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی
وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ کُلِّھَا وَاَسْئَلُہٗ
السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی
وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْحَسَنِ
وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنِّیْ
مَآ اَنَا فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

اور اس روز کے آداب میں سے ہے۔ غسل کرنا، روزہ رکھنا روزہ افطار کرانا، نماز پڑھنا، دُعا مانگنا، علمائے دین کی زیارت کرنا، بیمار پُرسی، یتیموں کے سَروں پر شفقت و محبّت سے ہاتھ پھیرنا۔ صدقہ کرنا اور دو مخالفوں کے درمیان صلح کرانا۔ خدائے تعالیٰ کے خوف

باپ کے سوا اور کوئی دوسرا ذبح کرے تو بعد لفظ عقیقہ کے اس لڑکے
یا لڑکی کا نام لیوے اور بجائے اِبْنِیْ یا بِنْتِیْ کے اِبْنِ یا بِنْتِ
کہے اور لفظ ابن یا بنت کے بعد اس لڑکے یا لڑکی کے باپ کا نام لیوے

عقیقہ سے متعلق چند باتیں

افضل یہ ہے کہ بچّہ پیدا ہونے کے ساتویں روز عقیقہ کرے۔
اگر لڑکا ہو تو دو بکرے یا دو بھیڑ یا دو دُنبے ذبح کرے۔ اور اگر
لڑکی ہو تو ایک اور تمام بدن اس جانور کا تندرست اور فربہ ہونا
چاہیئے جیسا کہ قربانی میں چاہیئے اور بچے کے سَر سے بال منڈوا کر
اس کے بالوں کے وزن کے برابر حسب مقدور چاندی یا سونا تول
کر فقیروں، محتاجوں کو صدقہ کرے اور ایک ران اس جانور کی بچّہ کی
دایہ کو دے۔ باقی گوشت اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور فقیروں
کو بانٹ دے یا پکا کر ان لوگوں کی ضیافت کرے۔

میں سخت وعید آئی ہے۔

مسئلہ جس شخص کے پاس کسی وقت بھی اس قدر سرمایہ جمع ہوگیا جو حج کے لئے کافی ہے اور زمانۂ حج یعنی شوّال کے شروع ہونے تک اس کی ملک میں رہا پھر اس نے بجائے حج کرنے کے اس کو مکان کی تعمیر یا کسی شادی کی تقریب یا اور کسی کام میں خرچ کردیا تو چونکہ اس کے ذمّہ حج فرض ہوچکا اس لئے اس پر لازم ہے کہ پھر کوشش کرکے اتنا سرمایہ جمع کرے جس سے اپنا حج فرض ادا کرسکے۔

(مناسک ملّا علی)

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے حج ادا کرے اس میں فحش کام و کلام اور فسق و گناہ سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوکر لوٹتا ہے جیسے آج شکم مادر سے پیدا ہوا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج و عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دُعا کریں گے تو اللہ تعالےٰ قبول فرمائے گا (ابن ماجہ) ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی نعمت کیا ہوسکتی ہے کہ عمر بھر کے گناہ معاف ہوجائیں اور وہ جو دُعا مانگے قبول ہو جائے جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام دینی اور دنیوی مقاصد میں بآسانی کامیاب ہوجائے۔

نہایت ضروری تنبیہ لیکن ان تمام فضائل و برکات کے حاصل کرنے کی شرط یہ ہے کہ حج

سے رونا اس کے حضور میں گڑگڑانا، سُرمہ لگانا، مدّعیوں کو راضی کرنا۔ اہل وعیال کو کھانا کھلانا، خوشبو لگانا، گمراہوں کی صحیح راہ نمائی کرنا، اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا، ستّر مرتبہ کلمہ تمجید پڑھنا۔ قبروں کی زیارت کرنا۔ اقربا سے ملنا۔ ماں باپ کی خدمت کرنا، لغو اور بے ہودہ کاموں سے دُور رہنا۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

حج اسلام کا ایک اہم رکن اور فرض ہے

قرآن کریم میں ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ o یعنی لوگوں پر اللہ کا حق ہے بیت اللہ کا حج کرنا جو اس گھر تک آنے کی قدرت رکھتا ہو پھر جو کفر کرے (یعنی باوجود قدرت کے نہ آئے) تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے) اللہ تو بے نیاز ہے سب جہان والوں سے۔ اس گھر یعنی خانہ کعبہ تک جانے کی قدرت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اپنی ضروریات روزمرّہ سے زائد اتنا سرمایہ ہو جس سے وہ بیت اللہ تک جانے آنے اور وہاں زمانہ قیام کے اپنے مصارف پورے کر سکے اور جن اہل وعیال کا نفقہ اس کے ذمّہ واجب ہے اس کا بھی واپسی تک کے لئے انتظام کرلے جو شخص باوجود اس قدرت کے حج نہ کرے اس کے لئے قرآن وحدیث

کے فرائض واجبات اور سنن کو پوری احتیاط سے ادا کرے اور جو چیزیں حج کو خراب کرنے والی ہیں ان سے پرہیز کرے ورنہ اگر فرض سے سبکدوشی ہو بھی گئی تو فضائل و برکات سے محروم رہنا یقینی ہے۔ حج و زیارت کو جانے والے حضرات اس معاملے میں اکثر غفلت کرتے ہیں حج و زیارت کے احکام اور مسائل معلوم کرنے کا اہتمام نہیں کرتے وہاں پہنچکر معلموں کے ناواقف نوکروں کے سپرد ہو جاتے ہیں نہ واجبات کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں نہ دوران احرام گناہوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں یاد رہے کہ حج وعمرہ کا احرام باندھ کر انسان پر بہت سی شرعی پابندیاں عائد ہوتی ہیں جنکے خلاف کرنا سخت گناہ ہے اور حرم شریف میں جو گناہ کیا جائے اسکا وبال بھی انتہائی سخت ہوتا ہے یہ بے خبر لوگ حج کر کے یہ حساب لگاتے ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہو کر آئے ہیں اور ثواب آخرت کا بڑا ذخیرہ کر کے لائے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ حج کے واجبات و سنن کے ترک کرنے کا وبال اور واجبات احرام کی خلاف ورزی کر کے گناہوں کا ذخیرہ لیکر لوٹتے ہیں حرمین شریفین کی بے شمار برکات اور حق تعالٰی کی بیحد رحمت سے یہ سب معاف ہو جائیں اس کا امکان ضرور ہے مگر ہمیں اس سے بے فکر ہونے کا کوئی حق نہیں اور جو گناہ بے پروائی سے کیا جائے اس کے معاف ہونے کا امکان بھی کم ہے ہر زمانے کے علماء نے حجاج کی ہمدردی و خیر خواہی کے پیش نظر ضروری احکام آسان کر کے شائع کر دیئے ہیں ان کو سفر سے پہلے اور دوران سفر میں برابر سامنے رکھیں انشاء اللہ تعالٰی حج مقبول نصیب ہو گا۔ آمین